سوال

(251) بہت زیادہ مہر اور بہت زیادہ مال کا مطالبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اور سب لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے لوگ بہت سے حق مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنی بیٹیوں کی شادی کرتے وقت بہت زیادہ مال کا مطالبہ بھی کرتے ہیں اور دیگر شرائط اس پر مستزاد! تو کیا رشتہ دینے کے عوض یہ جو مال لیا جاتا ہے یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حکم شریعت یہ ہے کہ مہر ہلکا پھلکا ہو اور یہ رغبت نہ کی جائے کہ مہر بہت زیادہ ہو تاکہ ان بہت سی احادیث پر عمل کیا جاسکے جو اس سلسلہ میں وارد ہیں، شادی کے مسئلہ میں آسانی پیدا کی جاسکے اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاک دامنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع عطا کیا جاسکے۔ لڑکی کے وارثوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے لئے مال طلب کرنے کی شرط لگائیں کیونکہ انہیں اس کا کوئی حق حاصل نہیں ہے بلکہ یہ حق صرف عورت کا ہے ہاں البتہ باپ ایسی کوئی شرط لگا سکتا ہے جو اس کی بیٹی کے لئے نقصان دہ نہ ہو اور نہ اس کی شادی میں رکاوٹ بنے اور اگر وہ شرط کو چھوڑ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (النور۲۴/۳۲)

''اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کردیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کردیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوش حال کردے گا۔''

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''بہترین مہر وہ ہے، جس میں نرمی و آسانی ہو'' (ابوداؤد، امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

نبی کریم ﷺ نے اپنے اس صحابی سے فرمایا تھا، جس کا آپ اس خاتون کے ساتھ نکاح کر رہے تھے جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کردیا تھا کہ ''(حق مہر کے لئے کچھ) تلاش کرو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن جب اس صحابی کو لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ملی تو نبی کریم ﷺ نے اس کا نکاح اس شرط پر کردیا کہ قرآن مجید کی ان تمام سورتوں کو جن کے بارے میں اس سے بتایا تھا کہ وہ اسے حفظ ہیں، اپنی بیوی کو بھی سکھادے۔ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا حق مہر پانچ سو درہم تھا جو آج کے قریبا ایک سو تیس ریال کے برابر ہے اور آپ کی صاحبزادیوں کا مہر چار سو درہم تھا جو آج کے قریبا ایک سو ریال کے برابر ہے اور فرمان باری تعالیٰ ہے

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب۳۳/۲۱)

''یقیناتمہاے لئے رسول اللہ (کی ذات) میں عمدہ (بہترین) نمونہ موجود ہے۔''

جب شادی کے اخراجات کم اور آسان ہوں گے تو مردوں اور عورتوں کے لئے عفت وپاکبازی کی زندگی بسر کرنا آسان ہوگا، فواحش ومنکرات میں کمی ہوجائے گی اورامت میں اضافہ ہوگااورجب شادی کے اخراجات بہت بڑھ جائیں، لوگ مہر میں بہت مبالغہ کرنے لگیں توشادیوں کی شرح کم ہوجائے گی، بدکاری میں اضافہ ہوگااور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بے راہ روہوجائیں گے الامن شاء اللہ!

میری، دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ نکاح کوآسان بنائیں، اس سلسلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں، بہت زیادہ مہر کامطالبہ کرنے سے اجتناب کریں، شادی اورولیموں کی دعوتوں میں بھی تکلف سے پرہیز کریں اوربس شرعی ولیمہ پراکتفاکریں جس سے زوجین پرزیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اورسب کوہرچیز میں سنت کے مطابق عمل کی توفیق بخشے!

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 340

محدث فتویٰ